نحوی مشکلات کے حل اور علم نحو میں بصیرت پیدا کرنے والی
انمول معلومات پر مشتمل بے مثال کتاب بنام

"نحوی بصیرت"

المعروف بہ

جب نحو آپ کو اُلجھا دے

اس کتاب میں جو مسائل دیے گئے ہیں اُن میں اکثر وہ ہیں
جن کی صراحت، ہماری درسی کتب نحو میر، ہدایۃ النحو، شرح مایۃ عامل، کافیہ،
شرح جامی وغیرہ میں نہیں ملتی، خصوصاً اِس کتاب کی ترتیب کے ساتھ تو اُن کا ذکر
یقیناً نہیں، میں نے اس کتاب کی بہت سی بحثوں کو پڑھا ہے۔ **علامہ محمد احمد مصباحی**

مؤلف

مولانا ابو تراب سرفراز احمد عطاری مصباحی

صراط پبلیکیشنز
siraatpublications@gmail.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحوی مشکلات کے حل اور علم نحو میں بصیرت پیدا کرنے والی

انمول معلومات پر مشتمل بے مثال کتاب بنام

"نحوی بصیرت"

المعروف بہ

جب نحو آپ کو اُلجھادے

مؤلف

مولانا ابوتراب سرفراز احمد عطاری مصباحی

صراط پبلیکیشنز

siraatpublications@gmail.com

اجمالی فہرست

تقریظ جلیل

عمدۃ المحققین خیر الاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی صاحب قبلہ دامت برکاتھم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حامداً و مصلیاً و مسلمًا

زیر نظر کتاب عزیز القدر مولانا سرفراز احمد مصباحی استاذ جامعۃ المدینہ نیپال گنج کی کاوشِ فکر و قلم ہے۔ یہ چند قسموں پر منقسم ہے: (۱) کلمات و اصطلاحات کے استعمال کی صورتیں (۲) مثالوں میں دی گئی عبارات کی نحوی تراکیب (۳) فروق نحویہ (۴) ترکیبی شبہات کا ازالہ (۵) کیا کہیں اور کیا نہ کہیں (۶) نحوی پہیلیاں (۷) صرفی پہیلیاں۔

ہو سکتا ہے کتاب میں اور اضافہ ہو تو کچھ اور بحثیں شامل ہو جائیں۔ میں نے محسوس کیا ہے اس میں جو مسائل دیے گئے ہیں ان میں اکثر وہ ہیں جن کی صراحت ہماری درسی کتاب: نحو میر، ہدایۃ النحو، شرح مائۃ عامل، کافیہ اور شرح جامی وغیرہ میں نہیں ملتی، خصوصًا اس کتاب کی ترتیب کے ساتھ تو ان کا ذکر یقینًا نہیں۔ میں نے اس کتاب کی بہت سی بحثوں کو پڑھا ہے۔

عزیز موصوف کا علمی شغف اور ذوق مطالعہ قابل تحسین ہے کہ انھوں نے درسی کتب اور ان کی شروح و حواشی سے آگے بڑھ کر نئے دور میں تصنیف ہونے والی نحوی، صرفی اور ادبی کتب سے استفادہ کیا، کچھ قدیم تصانیف کو بھی ماخذ بنایا، اور ان سے گراں بہا موتی چن کر شائقین کی ضیافتِ قلب و نظر کے لیے انھیں سلیقے سے سجا کر پیش کر دیا۔

امید ہے کہ اہل علم اس کاوش کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور طلبہ بھی حسبِ ذوق و ہمت استفادہ سے باز نہ رہیں گے۔ رب کریم کتاب کو مقبول فرمائے، اور عزیز موصوف کو توفیقِ مزید سے نوازے۔ آمین

محمد احمد مصباحی
ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ
مبارکپور، ضلع اعظم گڑھ، یوپی

المجمع الاسلامی
۱۸ر محرم ۱۴۴۲ھ
۷ر ستمبر ۲۰۲۰ء دوشنبہ

پہلا باب

کلمات کے استعمال کی مختلف صورتیں

الحمد لله رب العٰلمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين.

أما بعد، فأعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم

بسم الله الرحمٰن الرحيم

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

اللّٰهم صل على سيدنا محمد عدد ما في علم الله صلاة دائمة بدوام ملك الله، اللّٰهم صل على سيدنا محمد كما أمرتنا أن نصلي عليه، اللّٰهم صل على سيدنا محمد كما هو أهله، اللّٰهم صل على سيدنا محمد كما تحب و ترضىٰ له.

☆☆☆☆☆☆

ایک ہی کلمہ کا استعمال متعدّد معانی، متعدّد صورتوں اور متعدّد حیثیتوں میں بھی ہو سکتا ہے۔ عموماً ہمارے ذہنوں میں ایک کلمہ کے استعمال کے ایک دو طریقے ہی مستحضر ہوتے ہیں۔ جب ہم اسی کلمہ کے استعمال کی ایک نئی شکل دیکھتے ہیں تو بسا اوقات کنفیوژن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس باب میں اسی قسم کے کلمات کی ایک بڑی تعداد کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ہم نے اس باب میں کلمات کی مختلف صورتوں کا استعمال ان کی مثالوں کے ساتھ واضح کیا ہے۔ اس کا مطالعہ کلمات کے استعمال کی صورتوں سے متعلق کنفیوژن کو دور کرنے میں نہایت مددگار ثابت ہوگا۔

دوسرا باب

مصطلحات کے استعمال کی مختلف صورتیں

جس طرح کلمات متعدّد صورتوں اور حیثیتوں میں استعمال ہوتے ہیں اسی طرح نحو اور صرف کی بہت سی اصطلاحات بھی متعدّد معانی اور مقاصد کے لیے اور متعدّد صورتوں اور حیثیتوں میں استعمال ہوتی ہیں مثلاً جار و مجرور کا مجموعہ بظاہر سادہ طور پر جار و مجرور کا ایک مجموعہ ہوتا ہے لیکن وہ کبھی صفت بن کر آسکتا ہے، کبھی حال بن کر، کبھی صلہ بن کر، کبھی خبر بن کر اور کبھی کچھ اور مختلف صورتوں میں۔ نحوی اور صرفی اصطلاحات کی یہ خصوصیت بھی مشکلات کا باعث بن سکتی ہے۔ اس باب کا مقصد اس قسم کی اصطلاحات کا احاطہ کر کے ان سے پیدا ہونے والی مشکلات کو دور کرنا ہے۔

اسم جمع کی صورتیں:

۱- وہ اسم جمع جس کا مفرد معنوی اعتبار سے تو ہو مگر لفظی اعتبار سے نہ ہو۔ جیسے: قوم۔ اس کا مفرد معنوی اعتبار سے رجل و امراۃ ہے، لفظی اعتبار سے اس کا کوئی مفرد نہیں ہے۔

۲- وہ اسم جمع جس کا مفرد لفظی اعتبار سے تو ہو مگر معنوی اعتبار سے نہ ہو۔ جیسے: ھذیل (ایک قبیلہ کا نام)، اس کا مفرد لفظی اعتبار سے ھذلی ہے، مگر معنوی اعتبار سے اس کا مفرد نہیں ہے۔ معنوی اعتبار سے تو رجل و امراۃ ہی اس کے مفرد ہوں گے۔

۳- وہ اسم جمع جس کا مفرد لفظی و معنوی دونوں اعتبار سے ہو، مگر وہ اسم جمع جمع مکسر کے اوزانِ معروفہ پر نہ ہو۔ جیسے: رکْب، اس کا مفرد راکب ہے۔ اسی طرح

تیسرا باب

باب اول کے کلمات ترکیب کے آئینے میں

ترکیب کا تعلق اس بات کو سمجھنے سے ہے کہ ایک جملے میں مختلف کلمات کی نحوی حیثیت کیا ہے۔ جب ہم ایک جملے میں مختلف کلمات کی نحوی حیثیتوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو بہت سے مقامات ایسے بھی آتے ہیں جو پیچیدہ اور انتہائی توجہ طلب ہوتے ہیں۔ ان کو پوری طرح سمجھنے کے لیے ٹھہر کر غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلے باب میں ہم نے کلمات کے متعدّد معانی، صورتوں اور حیثیتوں میں استعمال کو دیکھا۔ ان کلمات کی بہت سی صورتیں ایسی ہیں جن کی ترکیب کو سمجھنا ایک مشکل امر ہے اور الجھن کا باعث ہوتا ہے۔ یہ باب ان کلمات کی اسی قسم کی پیچیدہ اور الجھن میں ڈال دینے والی صورتوں کی ترکیب سے تعلق رکھتا ہے۔

واعزیراہ:

«و» برائے ندبہ «عزیر» مفعول بہ جس کا فعل یعنی «ادعو» وجوباً محذوف، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ فاعل «الف» برائے مد صوت «ہ» برائے وقف اور اس کا کوئی اعراب نہیں ہوتا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ:

«أ» برائے استفہام تقریری «لیس» فعل ناقص «اللہ» اسم جلالت اسم «ب» زائدہ «کاف» اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل «عبدہ» بترکیب اضافی مفعول بہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل

چوتھا باب

باب دوم کی مصطلحات ترکیب کے آئینے میں

یہ باب پچھلے باب سے اس طرح مختلف ہے کہ پچھلے باب میں باب اول میں شامل مختلف کلمات کی صورتوں کی اہم تراکیب نحویہ کو سمجھایا گیا تھا اور اس باب میں باب دوم میں شامل کی گئیں نحویہ و صرفی اصطلاحات کی صورتوں کی اہم تراکیب نحویہ کو سمجھایا جائے گا۔ باب دوم میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ ایک ہی نحوی یا صرفی اصطلاح جیسے جار و مجرور کا مجموعہ کس طرح کبھی صفت بن کر، کبھی حال بن کر، کبھی صلہ بن کر اور کبھی کچھ اور مختلف صورتوں میں آسکتا ہے۔ ان اصطلاحات کی بہت سی صورتوں کی تراکیب خصوصی توجہ کی طالب ہیں۔ اگر ان کی طرف خصوصی توجہ نہ کی جائے تو غلط فہمیوں کا پیدا ہو جانا ایک فطری بات ہے۔ اس باب کا مقصد باب دوم کی مصطلحات کو ان کی تراکیب کے ذریعے سے مزید واضح کرنا اور ان سے متعلق مشکل مقامات کو قدرے آسان بنانا ہے۔

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ:

«أو» حرف عطف «ك» حرف جر «صيّب» موصوف «من السماء» بترکیب جار مجرور ظرف مستقر "ثابتٍ" اسم فاعل کا اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر "ثابتٌ" اسم فاعل کا۔ اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتداے محذوف «مثلھم» کی، «مثلھم» بترکیب اضافی مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

پانچواں باب

مصطلحات اور کلمات کے درمیان فرق

فاعل اور اسم فاعل، مصدر اور اسم مصدر اور اسی طرح فعل اور اسم فعل اگرچہ بظاہر یہ اصطلاحیں ایک ہیں لیکن ان کے درمیان فرق ہے۔ اسی طرح "ما" اگرچہ ایک ہی کلمہ ہے لیکن یہ کبھی استفہامیہ ہوسکتا ہے، کبھی نافیہ ہوسکتا ہے اور کبھی موصولہ ہوسکتا ہے۔ وہیں دو اصطلاحیں جو اپنے نام کے اعتبار سے آپس میں بہت مختلف ہوسکتی ہیں لیکن اپنے معنیٰ کے اعتبار سے ان کے درمیان کا فرق بہت ادنیٰ سا ہوسکتا ہے۔ یہ باب اصطلاحات اور کلمات کے مابین اسی قسم کے فرقوں کو ان کی مثالوں کے ساتھ واضح کرتا ہے۔ اس باب کا مطالعہ بہت سی مصطلحات اور کلمات کے حوالہ سے بصیرت عطا کرے گا۔

(ا)-صفت اور حال کے درمیان فرق:

- صفت کا تعلق موصوف سے اس کے عامل کے تعلق سے قبل ہوتا ہے جب کہ حال کا تعلق ذوالحال سے عامل کے تعلق کے وقت ہوتا ہے، جیسے جاء الرجل العالم (عالم شخص آیا۔) کا مطلب ہوگا کہ علم کا تعلق الرجل سے مجیئة کے پہلے سے ہے جب کہ حال میں فی الحال کو بتانا ہوتا ہے، جیسے: جاء الرجل ضاحکا (آدمی ہنستے ہوئے آیا۔) اس مثال میں ضحك کا تعلق الرجل سے مجیئة کے وقت ہے۔
- صفت کے دو موصوف (جن کا اعراب الگ ہو) نہیں ہوسکتے، جب کہ حال کے دو الحال دو ہوسکتے ہیں، یعنی فاعل و مفعول۔ لہٰذا نصر سلیم قاسما راکبین درست

چھٹا باب

آیات قرآنی میں ترکیبی شبہات کا ازالہ

ماخوذ از: النحو في ظلال القرآن

ظاہر ہے قرآن عربی زبان کے لیے معیار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سے زیادہ بلند پایہ کوئی کلام نہیں۔ اور ایسا ہو بھی کیوں نہ، آخر وہ کلام خداوندی ہے۔ ہم اس کے معانی اور اس کے نحوی وصرفی پہلوؤں کو کتنا سمجھ پاتے ہیں یہ ہماری علمی صلاحیتوں پر موقوف ہے۔ نحو کا ایک طالب علم قرآنی آیات کو جب نحوی نقطۂ نظر سے پرکھنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ بہت سے شبہات کا شکار ہو سکتا ہے۔ مثلاً اس کے ذہن میں اس قسم کے سوالات اٹھ سکتے ہیں کہ اس آیت میں یہ کلمہ مرفوع ہونا چاہیے تھا، اس کو منصوب کیوں رکھا گیا؟ یا اس کلمہ میں اس سے قبل اس کے عامل کے ہوتے ہوئے بھی عمل کیوں نہیں ہو رہا ہے یا اس کے برعکس۔ اس باب کا مقصد اسی قسم کے شبہات کا ازالہ ہے۔

(۱)۔ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً [البقرة:۵۱]

شبہہ: اس آیت میں أربعين ليلة کو مفعول فیہ ہونا چاہیے کیوں کہ یہ زمانہ پر دلالت کر رہا ہے۔

ازالۂ شبہہ: أربعين ليلة فعل کے زمانہ پر دلالت نہیں کر رہا، اگر کرتا تو معنیٰ اس طرح ہوتا: ”چالیس راتوں میں وعدہ کیا۔“ جو کہ غلط ہے، بلکہ أربعين ليلة پر وٰعد فعل واقع ہے۔ لہٰذا درست ترکیب کے مطابق أربعين ليلة کو وٰعد فعل کا مفعول بہ ثانی بنایا جائے گا اور درست ترجمہ اس طرح ہوگا: ”اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا۔“

ساتواں باب

کیا کہیں، کیا نہ کہیں ؟

ماخوذ از: معجم الأخطاء الشائعة

عربی زبان میں فصاحت وبلاغت کی گہرائی پائی جاتی ہے۔ اس کا ایک ثمرہ یہ بھی ہے کہ ایک ہی مفہوم کو مختلف جملوں کے ذریعے ادا کیا جاسکتا ہے لیکن ان میں بعض جملے بعض سے زیادہ فصیح وبلیغ ہوں گے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ بادی الرای میں ایک جملہ کسی بھی قسم کی غلطی سے پاک نظر آتا ہے لیکن دقیق نظر اس میں کوئی نہ کوئی خامی تلاش کر لیتی ہے۔ اس باب میں "یہ کہیں" کے تحت یہ بتایا جائے گا کہ جملہ کی مناسب ترین شکل کیا ہے اور "یہ نہ کہیں" کے تحت جملہ کی نامناسب شکلوں کے نامناسب ہونے کے مختلف اسباب (جیسے اہل عرب کا انہیں استعمال نہ کرنا، ان کا اسلوب قرآن وحدیث کے خلاف ہونا، یا پھر ان کا غلط نہ ہونے کے باوجود قلیل الاستعمال ہونا وغیرہ) بیان کیے جائیں گے۔

(۱)-یہ نہ کہیں: أَذِن الوالد لابنه بالسفر

وجہ: أذن کا استعمال جب باء صلہ کے ساتھ ہو تو اس کا معنی "جاننا، یقین کرنا" ہوتا ہے، جیسے: "فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ"(۱) البتہ أذن کو جب فی صلہ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو "اجازت دینا" کے معنی میں مستعمل ہو گا۔

اس طرح کہیں: أذن الوالد لإبنه فی السفر (والد نے اپنے بیٹے کو سفر کی اجازت دی۔)

(۱)-ترجمہ: پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا۔ [سورۃ البقرۃ:۲۷۹]

آٹھواں باب

نحوی پہیلیاں

ایسی کون سی صورت ہے جس میں فاعل تثنیہ یا جمع ہو پھر بھی فعل واحد ہی رہے؟ وہ کون سے کلمات ہیں جو تثنیہ نہیں لیکن پھر بھی ان پر تثنیہ کا اعراب آتا ہے؟ وہ کون سے کلمات ہیں جو مذکر سالم نہیں لیکن پھر بھی ان پر جمع مذکر سالم کا اعراب آتا ہے؟ ایسا کون سا کلمہ ہے کہ اگر اس میں ایک حرف بڑھا دیا جائے تو اس کے معنیٰ میں کمی واقع ہو جاتی ہے؟ آسان نہیں ہے اس قسم کے سوالات کا جواب دینا۔ لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ یہ سوالات مشکل ہیں لیکن ان کے جوابات اتنے مشکل نہیں۔ اسی وجہ سے ان کو نحوی پہیلیاں کہا جاتا ہے۔ اس باب میں آپ اسی قبیل کے بہت سے سوالات اور ان کے جوابات کا مطالعہ کریں گے۔

سوال نمبر (۱)۔ جملہ کی صرف دو قسمیں اسمیہ اور فعلیہ ہی کیوں ہیں؟ حرفیہ کیوں نہیں؟

جواب: جملہ کے لیے مُسنَد اور مُسند الیہ کی ضرورت ہے اور حرف ان میں سے کچھ بھی نہیں بن سکتا، لہٰذا جملہ حرفیہ نہیں ہوگا۔ (۱)

سوال نمبر (۲)۔ ایسا کون سا کلمہ ہے جو معرفہ کی طرف مضاف ہونے کے باوجود بھی نکرہ ہو؟

جواب: وہ کلمہ ''غیر'' ہے۔

---

(۱)۔ حاشیہ نحو میر عبد الحکیم شرف قادری، ص:۳۸۔ مجلس برکات الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور۔

نواں باب

صرفی پہیلیاں

کیا کچھ کلمات ایسے بھی ہیں جو اسم مفعول کے وزن پر ہیں لیکن پھر بھی اسم فاعل ہیں؟ کیا ایسا بھی کوئی مصدر ہے جس سے افعال مشتق نہیں ہوتے؟ کیا ایسا بھی کوئی کلمہ ہے جس میں یائے نسبتی لگائے بغیر بھی نسبت کا معنیٰ پایا جاتا ہے؟ کیا کچھ کلمات ایسے بھی ہیں جن کی تثنیہ اور جمع نہیں آتی؟ کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے جس میں جمع یا اسم جمع کا بھی تثنیہ آسکتا ہے؟ پچھلے باب میں ہم نے علم نحو سے متعلق اس قسم کے پیچیدہ سوالات اور ان کے جوابات کو دیکھا۔ اس باب میں ہم علم صرف سے متعلق اس قسم کے سوالات اور ان کے جوابات کو جانیں گے۔ بالفاظ دیگر پچھلا باب نحوی پہیلیوں سے متعلق تھا اور یہ باب صرفی پہیلیوں سے متعلق ہے۔

سوال نمبر(۱)- وہ کون سا اسم مشتق ہے جو فعل لازم سے تو قیاسی طور پر آتا ہے لیکن فعل متعدّی سے صرف سَماعی طور پر آتا ہے؟

جواب: صفت مشبہ، کہ اسم فاعل اور صفت مشبہ کے درمیان ایک فرق یہ بھی ہے کہ اسم فاعل فعل لازم اور فعل متعدّی دونوں سے مطلقاً قیاسی طور پر آتا ہے، جبکہ صفت مشبہ کا صیغہ فعل لازم سے تو قیاسی طور پر آتا ہے لیکن فعل متعدّی سے فقط سماعی طور پر آتا ہے۔

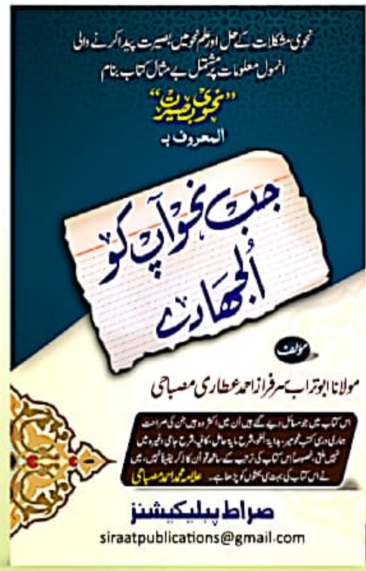
سوال نمبر(۲)- وہ کون سی صورت ہے جس میں صفت مشبہ اسم فاعل کے وزن پر آتی ہے؟

جواب: غیر ثلاثی مجرد سے صفت مشبہ اسم فاعل کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے: مُعْتَدِلُ

Shpping Method: Speed Post
Total Charges with delivery Per Unit: 299
Payment Method(1):
google Pay, Phone Pay,
Amazon Pay or any UPI app on
9760347534
Payment Method(2):
Bank Transfer
Account details:
Account No: 303002011025461
Bank: Union Bank of India
Name: Kamal Ahmad
IFSC Code: UBIN0530301

جب نحو آپ کو الجھا دے حاصل کرنے کا طریقہ

- اپنا پورا نام و پتہ مع پن کوڈ و موبائل نمبر سینڈ کریں۔
- اور payment کرکے اسکرین شاٹ بھیج دیں۔
- برائے کرم paytm پر payment نہ کریں
- یہ کتاب آپ کو اسپیڈ پوسٹ سے بھیج دی جائے گی۔



" مؤلف نے درسی کتب اوران کی شروح وحواشی سے آگے بڑھ کر نئے دور میں تصنیف ہونے والی نحوی، صرفی اورادبی کتب سے استفادہ کیا، کچھ قدیم تصانیف کو بھی ماخذ بنایا، اوران سے گراں بہا موتی چن کر شائقین کی ضیافت قلب ونظر کے لیے انھیں سلیقے سے سجا کر پیش کردیا۔ "

خیر الاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی صاحب قبلہ سابق پرنسپل وناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ مبارک پور
مدظلہ العالی

" محب گرامی حضرت مولانا سرفراز قادری مصباحی زیدحبہ نے ایک علمی کتاب مرتب کی ہے جس کا نام رکھا ہے: "جب نحو آپ کو اُلجھادے" اس کتاب میں انھوں نے صرف ونحو کی مشہور عربی کتابوں سے بھرپور استفادہ کیا ہے اور آسان لب و لہجے میں ترتیب دے کر شائقین علم نحو وصرف کے لیے استفادے کی راہیں آسان کردی ہیں۔ "

علامہ محمد عاقل رضوی مصباحی صاحب قبلہ پرنسپل جامعہ رضویہ منظر اسلام درگاہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف
مدظلہ العالی

SIRAAT PUBLICATIONS
siraatpublications@gmail.com